سوال

میری تیس برس ہے شیطان کے بہکاوے میں آکر میں نے ایک عورت سے زنا کرلیا، اوراللہ کے فضل وکرم سے میں سچی توبہ کرچکا ہوں امید ہے اللہ نے توبہ قبول کرلی ہوگی، اب تک میں نے شادی نہیں کی، میری والدہ نے میرے لیے ایک لڑکی کا انتخاب کیا لیکن یہ لڑکی اس عورت کی بیٹی ہے جس سے میں زنا کرچکا ہوں (یہ علم میں رہے کہ زنا دو برس قبل ہوا تھا، اوراب وہ لڑکی بیس برس کی ہے) اس لیے برائے مہربانی مجھے معلومات فراہم کریں کہ آیا یہ شادی حرام ہے یا نہیں ؟ برائے مہربانی اس مسئلہ میں تفصیل کے ساتھ معلومات دیں کہ آیا جائز ہے یا حرام ؟

جواب

الحمد للہ

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ آپ کی توبہ قبول فرمائے اورآپ یہ کوشش کریں کہ یہ توبہ سچی ہو؛ کیونکہ زنا کا جرم اورگناہ بہت عظیم ہے، اس کے نتیجہ میں بہت ساری خرابیاں پیدا ہوتی ہیں، اورپھر شادی شدہ زانی شخص تورجم کا مستحق ٹھرتا ہے، اورحدود اللہ میں اس سے بڑھ کر کوئی حد نہیں؛ کیونکہ زنا کا جرم ہی اتنا قبیح اور شنیع ہے کہ وہ اسی کا مستحق ہے

ہماری آپ کو یہی نصیحت ہے کہ آپ اس لڑکی سے شادی مت کریں، اس لیے نہیں کہ یہ نکاح حرام ہے، بلکہ اس لیے کہ اس نکاح کی بنا پر آپ اس عورت کے اورقریب ہوجائیں گے جس سے آپ زنا کرچکے ہیں، اوراس کے قریب ہونا آپ کو اس قبیح اور شنیع جرم کی یاد دلاتی رہے گی، اور ہوسکتا ہے کہ آپ کو دوبارہ شیطان بہکا دے اوراسے مزین کرکے پیش کرے اورآپ دوبارہ اس جرم کا ارتکاب کر بیٹھیں

کیونکہ فحاشی اور معصیت والی جگہوں سے دور رہنا توبہ کی تکمیل میں شامل ہوتا ہے، اوراس کی دلیل وہ حدیث ہے جس میں اس شخص کا ذکر ملتا ہے جس نے ایک سو قتل کرلیے تھے، اور پھر ایک عالم دین کے پاس آیا تو اس نے اسے وہ بستی اور علاقہ چھوڑنے کا کہا تھا جہاں کے رہنے والے اہل وفساد تھے، اوریہ توبہ کی تکمیل ہے

لیکن اس لڑکی سے نکاح کے جواز کے بارہ عرض ہے کہ اس میں علماء کرام کے ہاں اختلاف پایا جاتا ہے :

امام شافعی اورامام مالک ایک روایت میں اسے مباح قرار دیتے ہیں

اورامام ابو حنیفہ اورامام احمد اورامام مالک دوسری روایت میں اس نکاح کو حرام قرار دیتے ہیں، لیکن پہلا قول راجح ہے

ابن عبد البر رحمہ اللہ کہتے ہیں :

ایسے شخص کے بارہ میں اختلاف ہے جس نے کسی عورت کے ساتھ زنا کیا کہ آیا اس کے لیے اس عورت کی بیٹی یا ماں کے ساتھ نکاح کرنا حلال ہے یا نہیں، اوراسی طرح اگر اس نے کسی عورت کے ساتھ زنا کیا تو کیا اس عورت کے ساتھ اس کا بیٹا یا اس کا باپ نکاح کرسکتا ہے یا نہیں، اورآیا اس سارے مسئلہ میں زنا وہ کچھ حرام کردیگا جو صحیح نکاح میں یا فاسد نکاح میں حرام ہوجاتا ہے یا نہیں ؟

امام مالک رحمہ اللہ موطا میں کہتے ہیں :

" عورت سے زنا کرنے سے زنا کرنے والے شخص پر اس کی بیٹی اوراس کی ماں سے نکاح کرنے کو حرام نہیں کرتا، اورجس نے کسی عورت کی ماں سے زنا کیا اس پر اس کی بیوی حرام

نہیں ہوگی، بلکہ اسے قتل کیا جائیگا، اور زنا نکاح حلال کی حرمت میں سے کچھ بھی حرام نہیں کریگا

ابن شہاب اور زہری اور ربعیہ کا بھی یہی قول ہے، اور لیث بن سعد اور شافعی اور ابو ثور اور داود بھی اسی طرف گئے ہیں اور ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے بھی یہی مروی ہے اس کے متعلق ان کا فرمان ہے :

"حرام حلال کو حرام نہیں کرتا"

اور ابن قاسم نے امام مالک سے موطا میں جو کچھ بیان ہوا ہے اس کے خلاف روایت کیا ہے وہ کہتے ہیں :

"جس کسی نے بھی اپنی ایسی بیوی کی ماں سے نکاح کیا جس کو اس نے چھوڑ رکھا ہو، تو وہ امام مالک کے ہاں اس حکم میں ہے جس نے اپنی بیوی کی ماں سے نکاح کیا اور اس سے دخول کیا"

اور امام ابو حنیفہ اور ان کے اصحاب اور ثوری اور اوزاعی کا بھی یہی قول ہے، وہ سب کہتے ہیں : جس نے بیوی کی ماں سے زنا کیا تو اس پر اس کی بیوی حرام ہو گئی

اور سحنون کہتے ہیں :

"امام مالک کے سب اصحاب ابن قاسم کی اس میں مخالفت کرتے ہیں اور ان کا بھی کہنا ہے جو موطا میں ہے

اور پھر اللہ عزوجل نے مسلمان کے لیے بیوی کی ماں اور بیوی کی بیٹی سے شادی کرنا حرام کی ہے، اور اسی طرح لونڈی ہو تو اس سے وطئ کرنے پر اس لونڈی کی ماں اور بیٹی بھی اس پر حرام ہوگی

اور اسی طرح جس سے اس کے باپ نے نکاح یا ملک یمین یعنی لونڈی ہونے کی وجہ سے اور اس کے بیٹے نے وطئ کی ہو وہ بھی حرام ہے، تو اس میں حلال وطئ کے معنی پر دلالت ہے واللہ المستعان

فقہاء مسلمانوں کے سب علاقوں کے اہل فتوی اس پر متفق ہیں کہ : زانی پر وہ عورت جس سے زنا کیا تھا استبراء رحم کرنے کے بعد نکاح کرنا حرام نہیں، تو پھر اس کی ماں اور اس کی بیٹی سے نکاح بالاولی جائز ہوا

اللہ تعالی ہی توفیق دینے والا ہے

دیکھیں : الاستذکار (5/463-464) مختصرا

اور شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ کا کہنا ہے :

"راجح قول یہی ہے کہ : جس عورت سے زنا کیا گیا ہو اس کی ماں زانی پر حرام نہیں، اور جس عورت سے زنا کیا گیا ہو اس کی بیٹی بھی زانی پر حرام نہیں؛ کیونکہ اللہ عزوجل کا فرمان ہے :

اور اس کے علاوہ تمہارے لیے حلال کی گئی ہیں النساء (24).

اور ایک قرات میں "اور اس کے علاوہ تمہارے لیے حلال کی ہیں.

فاعل کی بنا پر

یہاں اللہ عزوجل نے یہ ذکر نہیں کیا کہ جس عورت سے زنا کیا گیا ہو اس کی ماں اور اس کی بیٹی محرم عورتوں میں شامل ہوتی ہے، بلکہ اللہ تعالی نے یہ فرمایا ہے :

اور تمہاری ساس اور تمہاری وہ پرورش کردہ لڑکیاں جو تمہاری گود میں ہیں، تمہاری ان بیویوں سے جن کے ساتھ تم دخول کر چکے ہو، ہاں اگر تم نے ان سے جماع نہیں کیا تو تم پر کوئی گناہ نہیں النساء (23).

یہ معلوم ہے کہ جس عورت سے زنا کی گیا ہو وہ قطعی طور پر اس کی عورتوں میں شامل نہیں ہوتی؛ کیونکہ اس کی عورتیں اس کی بیویاں ہیں، چنانچہ جب وہ اس کی عورتوں میں شامل نہیں تو زنا اور سفاح کو صحیح نکاح سے ملحق کرنا صحیح نہ ہوا

اس لیے جب زنا سے توبہ کر چکا ہو تو اس کے لیے اس عورت کی ماں جس سے زنا کیا تھا یا اس کی بیٹی سے شادی کرنا جائز ہے" انتہی

دیکھیں : الشرح الممتع (7/38-39).

خلاصہ یہ ہوا کہ :

یہ مسئلہ اختلافی ہے، اور علماء کرام کا اس میں اختلاف پایا جاتا ہے، لیکن راجح یہی ہے کہ زنا کردہ عورت کی بیٹی سے نکاح کرنا جائز ہے جبکہ وہ لڑکی اس کے پانی سے پیدا نہ ہوئی ہو، ہماری آپ کو نصیحت یہی ہے کہ آپ اس لڑکی سے شادی مت کریں، اس کے دو سبب ہیں :

احتیاط کرتے ہوئے، کیونکہ وہ لڑکی اکثر علماء کے ہاں آپ پر حرام ہے

اور اس لیے بھی کہ اس سے نکاح آپ کے لیے اس کی ماں سے قرب کا باعث ہوگا اور اس کے ساتھ رابطہ کا باعث بنے گا جس سے آپ نے زنا کیا تھا، اور ہو سکتا ہے آپ نے جس گناہ سے توبہ کر لی ہے دوبارہ اس میں پڑ جائیں

واللہ اعلم

اسلام سوال و جواب

78597